72930-ایک برس تک بیوی سے غائب رہااور پھر طلاق دے دی کیا عدت ہوگی یا نہیں

سوال

ایک عورت ایک برس سے اپنے میکے میں ہے، اور ایک برس بعد اسے طلاق کا پیپر ملا تو کیا اس عورت کو عدت گزارنا ہوگی یا نہیں ؟

یہ علم میں رہے کہ وہ ایک برس تک میکے میں رہی اور اس عرصہ میں خاوند سے نہیں ملی اور نہ ہی خاوند سے مباشرت کی ہے، تو کیا اس کے لیے عدت ہوگی یا نہیں، یا کہ میکے رہتے ہوئے اس کی عدت ختم ہو چکی ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

اس عورت کو طلاق کی عدت گزارنا ہوگی،
اور یہ عدت طلاق حاصل ہونے کے بعد سے شروع ہوگی.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل
سوال کیا گیا :

ایک شخص بیس برس سے سفر پر گیا اور
بیوی سے غائب رہا اور اتنے عرصہ کے بعد اس نے بیوی کو خلع کی بنا پر طلاق بھیج دی،
اب یہ عورت کسی اور سے شادی کرنا چاہتی ہے کیا وہ عدت گزارے گی یا نہیں ؟

جبکہ اس کا خاوند تو بیس برس سے
مسافر ہے اور بیوی سے مباشرت بھی نہیں کی، کیا عدت استبراء رحم کے لیے ہوگی یا اس
کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

اگر واقعتا ایسا ہی ہے جیسا آپ نے
بیان کیا ہے تو بلاشک اس پر عدت ہو گی؛ کیونکہ عدت تو طلاق کے بعد شروع ہوتی ہے.
چاہے خاوند اپنی بیوی سے کتنا بھی طویل عرصہ غائب رہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی
کا فرمان ہے :

.{اور وہ عورتیں جنہیں طلاق دی گئی
ہے وہ تین حیض اپنے آپ کو انتظار میں رکھیں}..

اس میں حکمت کیا ہے اس کے بارہ میں
علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اپنی کتاب "اعلام الموقعین" میں اس موضوع پر بہت ہی نفیس
بحث کی ہے، اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس میں حکمت برات رحم کے ساتھ مخصوص نہیں،
بلکہ اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک حکمتیں پائی جاتی ہیں.

اسی لیے وہ بیوہ عورت جس سے خاوند نے
دخول بھی نہ کیا ہو، اور چاہے وہ چھوٹی عمر کی بھی ہو جس کے متعلق حمل کا گمان بھی
نہ رکھا جائے پر عدت ہوگی، اور اسی طرح جو عورت حیض سے ناامید ہو چکی ہو اس کو بھی
عدت گزارنا ہوگی.

اس سے یہ معلوم ہوا کہ برات رحم کے
علاوہ بھی اللہ تعالی نے اس میں کئی ایک حکمتیں رکھی ہیں، لیکن جیسا کہ آپ نے بیان
کیا ہے اگر اس عورت نے طلاق کے حصول کے لیے مال خرچ کیا اور اس مال کے عوض میں
خاوند نے اسے طلاق دی تو اس طرح یہ عورت خلع حاصل کرنے والی کہلائیگی.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت
ہے کہ خلع حاصل کرنے والی عورت کو ایک حیض عدت کافی ہے، عثمان بن عفان رضی اللہ
تعالی عنہ اور سلف و خلف علماء کرام کی ایک جماعت نے بھی یہی فتوی دیا ہے، اور شیخ
الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن القیم رحمہ اللہ نے بھی اسے ہی اختیار کیا
ہے اور ان شاء اللہ صحیح بھی یہی ہے.

خاص کر جب یہ ڈر ہو کہ اگر خلع والی
عورت سے تین حیض یا پھر آئسہ ناامید عورت کو تین ماہ عدت کا انتظار کرنے کا کہا
جائے اور اس عرصہ میں مناسب اور کفو کا رشتہ نکل جائے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ
ہمیں اور آپ اور ہمارے سب بھائیوں کو دین کی سمجھ عطا فرمائے اور دین اسلام پر ثابت
قدم رکھے، یقینا اللہ سبحانہ و تعالی بڑا ہی جود و کرم کا مالک ہے" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز
.(174/22)

واللہ اعلم.